



لیاقت علی

پی ایچ ڈی سکالر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

اسلم حمید

پی ایچ ڈی سکالر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

خطبات اقبال: ہندوینی جائزہ

**Liaquat Ali**

PhD Scholar, Government College University, Lahore

**Aslam Hameed**

PhD Scholar, Government College University, Lahore

### The Reconstruction Of The Religious Thoughts In Islam

This essay takes into account the extent to which the information provided in between the line could be separated from the basic text and how for it is helpful in accessing the primary sources through the methodology adopted by the compiler while arranging the text and providing footnotes and references. In any case the efforts of Mr. Saeed Sheikh in the realm of research and editing has eliminated many stumbling blocks in the comprehension of Iqbal's English lectures. This edition is considered to be the most significant and authentic in terms of the editing of the text. At the beginning of the 19th century AD, such thinkers came to the fore, who exemplified the efforts of Hakeem-ul-Umat Allama Muhammad Iqbal from the intellectual and cultural heritage of Islamic civilization.

Keyword: Reconstruction, Intellectual and cultural heritage, Research style, Comprehension of the text

**کلیدی الفاظ:** مفکر، زندہ قوت، سرڈائیس راس، سے حکیم الامت علامہ محمد اقبال،

انیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں ایسے مفکرین منظر عام پر آئے آئے جنہوں نے اسلامی تہذیب کے علمی اور ثقافتی ورثے کی تجدید اور تشکیل نو کا بیڑہ اٹھایا۔ اس ضمن میں سربرآوردہ متکلمین اور فقہاء میں سے حکیم الامت علامہ محمد اقبال کی کوششیں مثالیں نوعیت کی ہیں۔ اقبال نے قرآن حکیم کو اپنا دستور العمل ٹھہرایا اور اسلام میں اقلیت کی تحریک کو سہارا دیا۔ جس سے ڈاکٹر ظفر الحسن نے علمائے وقت کے لئے "معنی خیز ذہنی تحریک" کا نام بھی دیا ہے۔ 1 اقبال نے ثابت کیا کہ اسلام اب بھی ایک زندہ قوت ہے جو انسانی ذہن کو نسلی اور وطنی جکڑ بند یوں سے آزاد کر سکتی ہے خطبات اقبال اسلام کے بنیادی اور آفاقی اصولوں کو عصری تقاضوں کے پیش نظر میں ان کے مذہبی، سائنسی اور فلسفیانہ سوچ کے عکاس ہیں۔ یہ خطبات اسلام کے عظیم اصولوں کی خاص وضاحت و صراحت پیش کرتے ہیں۔ اقبال کے ہم عصر مستشرق سرڈائیس راس کو تسلیم کرنا پڑا:

"ان خطبات میں اقبال نے اسلام کو مرکز بنا کر ایک بہتر نظام عالم کے قیام کے لیے اپنے نظریات اور مقاصد پیش کئے اور وہ غالباً ان خطبات ہی کی بنا پر زیادہ

بہتر طریقہ سے یاد رکھے جائیں گے" (1)

اقبال کو مدراس مسلم ایبوسٹی کی طرف سے دسمبر 1928ء کے آخر میں خصوصی طور پر مدعو کیا گیا چنانچہ اقبال نے اپنے سہ روزہ قیام مدراس کے دوران اہم خطبات پیش کیے انہوں نے ایک خطبہ میں محصور یونیورسٹی میں بھی دیا۔ جنوری 1929ء میں اقبال حیدرآباد دکن پہنچے اور عثمانیہ یونیورسٹی کے زیر اہتمام خطبات کا دوسرا دور شروع ہوا۔ جب کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبہ فلسفہ نے ان خطبات کے تیسرے دور کا اہتمام کیا۔

جب ان خطبات کا پہلا ایڈیشن 1930ء میں لندن سے "reconstruction of religious thoughts in six lectures on the Islam" کے عنوان سے شائع ہوا تو ان خطبات کی تعداد چھ تھی۔ 1934ء میں آپ نے، Aristotelion society of London کی دعوت پر جب ساتواں خطبہ تحریر کیا تو متن کی تصحیح، ترمیم اور خفیف اضافے کے ساتھ اسی سال یہ مجموعہ اپنی قطعی اور مکمل شکل میں "The Reconstruction of Religious Thoughts in Islam" کے زیر عنوان شائع ہوا۔ اگرچہ اس ایڈیشن کے آخر میں چار صفحات پر مشتمل اسماء و موضوعات کے ایک اشاریہ کا اضافہ کیا گیا اور ٹائپ کی اغلاط بھی درست ہو گئیں مگر صحیح متن کی پیشکش اور اس کی اہمیت و افادیت اصل میں مفید حواشی و تعلیقات اور حوالہ جات پر مبنی ہے۔ حضرت علامہ کو خطبات کی پذیرائی کے بعد اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ ان کے خطبات کو آسان بنا کر پیش کیا جائے جس سے عام مسلمان بھی مستفید ہو سکیں اس سلسلے میں پہلی کوشش حضرت علامہ کی زیر نگرانی سید نذیر نیازی کی خطبات اقبال کے اردو ترجمے اور بعض اقتباسات کے حوالے تلاش کرنے کی صورت میں نظر آتی ہے اس کے بعد بھی کچھ مترجمین اور مدونین نے یہ سلسلہ جاری رکھا جن میں سے اہم ترین اور درجہ اول کا تحقیقی کارنامہ علامہ پروفیسر محمد سعید شیخ کا مرتبہ ایڈیشن (1926) "The Reconstruction of Religious Thoughts in Islam" کا معیاری اور مثالی نسخہ ہے۔

سعید شیخ نے علامہ اقبال کی زندگی میں شائع ہونے والے آخری ایڈیشن لندن 1934ء کی بنیاد پر خطبات اقبال کا متن تیار کیا ہے انہوں نے خطبات کے حوالے سے اور ان کی تدوین کے سلسلے میں اہم معلومات Editors introduction میں بیان کر دی ہیں، جو کہ کتاب کے آغاز میں 15 صفحات پر محیط ہیں۔ اس میں وہ تحقیقی انداز میں بتاتے ہیں کہ خطبات میں حوالہ جات کی اکثریت قرآن حکیم میں سے ہے، تقریباً 77 حوالہ جات قرآن مجید کے متن میں سے لیے گئے ہیں اور ماخوذ خیالات کے حامل اقتباسات کی تعداد 50 ہے اس سے علامہ کا قرآن کریم کا گہرا مطالعہ ظاہر ہوتا ہے۔ مزید حوالی جات جن مصنفین اور کتب سے لیے گئے ہیں۔ ان میں فخر الدین رازی کی "مباحث المشرقیہ"، شیخ احمد سرہندی کے "مکتوبات"، ضیا گوکلاپ کی ترکی نظموں کا جرمن زبان میں ترجمہ اور ابن مسکویہ کی "الفوز الاصح"، شاہ ولی اللہ کی "الحجۃ البالغہ" عراقی کی "غلیت الامکان فی درایت المکان" شامل ہیں۔ اقبال نے مولانا رومی کی مثنوی سے چھ اشعار اصل کلام فارسی سے کوڈ کیے ہیں۔ اور انگریزی متن سے استفادہ کرنے کے لیے نکلسن، ون فیلڈ اور تھادان کی ٹرانسلیشن کو سامنے رکھا ہے اور صرف ایک پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے۔

حضرت اقبال نے خطبات میں 49 مصنفین کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے پندرہ مسلمان ہیں اور جن 34 مغربی مصنفین کے حوالے ملتے ہیں ان میں 25 علامہ کے ہم عصر تھے۔ اقبال نے عربی، فارسی اور ترکی کے اصل متون میں سے اقتباسات کو انگلش ترجمہ کے ساتھ خطبات میں شامل کیا ہے۔ سوائے مولانا رومی کی مثنوی کے۔ واضح رہے کہ علامہ کے خطبات ایسے وقت میں سامنے آئے جب آئین سٹائین کا نظریہ "اضافیت" اور ایڈمنٹن کا نظریہ "مکان، زمان اور کشش ثقل" سامنے آئے تھے۔ (3)

علامہ نے مغربی لکھاریوں کا تجزیہ ایک کس احساس تعریف اور بے اطمینانی کے ساتھ کیا ہے پہلے تین لیکچر 1928ء اور آخری تین 1926ء میں لکھے گئے۔ علامہ نے یہ شدت سے محسوس کیا کہ اسلام اپنی تعلیم، ثقافت اور قانون کو متحرک کر سکتا ہے اور انہیں اپنی اصل روح اور جدید دور کی روح کے قریب تر لاسکتا ہے۔ وہ ختم نبوت کے نظریے کو انسان کی تاریخی ارتقا اور پوری طرح ذاتی بے خبری پالینے کے ساتھ جوڑ کر دیکھتے ہیں۔ قرآن حکیم اس بات پر زور دیتا ہے کہ فطرت اور تاریخ، انسانی علم کے ذرائع ہیں۔ علامہ کے خیال میں جب سائنسدان مشاہدہ کرتا ہے۔

حضرت اقبال کے خطبات کی زبان انگریزی، مضامین فلسفیانہ اور انداز سائنٹیفک ہے۔ انہوں نے اپنے خطبات میں بعض اقتباسات کے حوالہ جات دیے ہیں اور بعض کو بغیر حوالے کے ہی کوڈ کر دیا ہے۔ ان خطبات میں یہ صورت حال بھی نظر آتی ہے کہ وہ بعض مقامات پر کسی مخصوص نظریے یا خیال کی طرف اشارہ کر کے آگے گزر جاتے ہیں، جسے عام آدمی آسانی سے سمجھ نہیں پاتا۔ اردو میں عموماً ایسی کتب کی تدوین کرتے ہوئے مدون حواشی و تعلیقات اور حوالہ جات کا اہتمام ضرور کرتا ہے۔ جو کہ ترتیب متن کے لیے نہایت اہم اور لازمی جزو ہیں۔ اس لیے یہ لازم تھا کہ ان خطبات کا کوئی ایسا ایڈیشن سامنے آئے جس سے ان انگریزی خطبات کی تفہیم میں پیش آنے والی مشکلات دور ہو جائیں اور

اقتباسات کے اصل ماخذ تک رسائی ممکن ہو سکے۔ یہاں سعید شیخ کے ایڈیشن کا جائزہ لیتے ہوئے ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اس ایڈیشن نے اس کی کس حد تک پورا کیا ہے۔ سعید شیخ نے تحقیق و تدوین کا جو طریق کار اختیار کیا ہے وہ کس حد تک تحقیق و تدوین کے اصولوں کے مطابق ہے اور اس سلسلے میں انہیں کس قدر کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

پہلے خطبے کے حوالہ نمبر چودہ میں اقبال نے ابن رشد، ارسطو اور عامل ذہانت کے لافانی ہونے کا حوالہ دیا ہے۔ اور سعید شیخ نے بتایا ہے کہ یہ حوالے کن مقامات اور کون سی کتب سے لیے گئے ہیں 4 حوالہ نمبر 19 میں اقبال نے ترکی کے شاعر توفیق فکر کے بارے میں بھی اظہار خیال کیا ہے۔ وہ اپنی شاعری سے لوگوں کو گمراہ کرنے کا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ لیکن سعید شیخ اس شاعر کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اس کے طبع شدہ شاعری کے مجموعے پر اس کا نام توفیق نظامی لکھا ہے۔ 5

علامہ نے اس کے بارے میں جو رائے قائم کی ہے وہ صرف اس کا مسودہ پڑھ کر کی ہے، اگر علامہ اس شاعر کا طبع شدہ کلام پڑھتے تو ان کی رائے کچھ اور ہوتی۔ 6 حوالہ نمبر 22 میں اقبال نے بتایا ہے کہ قرآن کریم کے مطابق کائنات بے کار نہیں بنائی گئی، سعید شیخ حواشی میں بتاتے ہیں کہ یہ بات کن آیات میں ہے۔ مرتب نے صرف سورہ اور آیت کا نمبر بتایا ہے۔ اس سلسلہ میں کسی آیت کو اس کے متن کے ساتھ تحریر نہیں کیا 7۔ حوالہ نمبر 28 میں سعید شیخ نے بتایا ہے کہ یہ مثنوی کا حوالہ ہے اور ساتھ شعر بھی درج کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے نکلسن کا انگریزی ترجمہ بھی نقل کیا ہے۔ حوالہ نمبر 39 میں اقبال نے (Hocking) ہاکیٹنگ کا ذکر کیا ہے اور سعید شیخ لکھتے ہیں کہ ہاکیٹنگ کے فلسفے میں تصوف کا ذکر ملتا ہے۔ 8

دوسرے خطبے کے حوالہ نمبر آٹھ میں علامہ نے پروفیسر وائٹ ہیڈ کی تھیوری کا حوالہ دیا ہے جبکہ سعید شیخ نے اس نظریے کی وضاحت کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ نظریہ نیوٹن اور بوکے ہاں بھی ملتا ہے پھر وہ Dreams اور Conjecture کی توضیح موثر اور سائنٹیفک انداز میں پیش کرتے ہیں اور اس سے متعلق مزید لکھتے ہیں کہ لیکچر نمبر 3 کے صفحہ نمبر 57 پر اور لیکچر نمبر 5 کے صفحہ سو 100 پر علامہ نے وائٹ ہیڈ کی تھیوری Relativity کو پیش کیا ہے 9۔ اس خطبے کے حوالہ نمبر 29 میں علامہ نے تقدیر کے مسئلے کو بیان کیا ہے لیکن سعید شیخ کی تحقیق کے مطابق قرآن کی چار آیات سے اس کی وضاحت کی جاسکتی ہے پھر ان آیات میں سے چار کے ساتھ اسکی وضاحت کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ان باتوں کو اقبال نے "اسرار خودی" میں بھی بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ خیالات ان خطابات میں کن کن مقامات پر آتے ہیں 10 تیسرے خطبے کے حوالہ نمبر 10 میں سعید شیخ نے بتایا ہے کہ ابن الہیثم کا نظریہ بھی ایٹومزم ہے۔

اس خطبہ میں اکیس نمبر عبارت میں باقلانی کے نظریے کو نقل کیا گیا ہے۔ کہ اگر خدا واقعات اور حادثات تخلیق کرنا بند کر دے تو جوہر (ایٹم) اپنا وجود کھو دے گا۔ یہ نظریہ بقول باقلانی اس نے قرآن مجید سے لیا ہے۔ اسی طرح عبارت نمبر 23 ضمن میں سعید شیخ وضاحت کرتے ہیں کہ اشعریوں کا نظریہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ادارے اور قوت سے لگاتار تخلیق کر رہا ہے۔ 11 لیکن یہاں مرتب نے اپنے ہی طریقے سے انحراف کیا ہے یعنی جس طرح وہ اکثر حواشی کے ضمن میں بتاتے ہیں کہ اقبال کا یہ خیال ان کے فلاں شعر میں ملتا ہے ویسا انہوں نے اس عبارت کے ضمن میں طریقہ کار اختیار نہیں کیا۔ اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ جہاں مرتب کو اقبال کا کوئی شعر یاد تھا وہاں اس نے اسے نقل کر دیا ہے اور بقیہ اقتباسات کے ضمن میں شعر درج کرنے کی شعوری کوشش نہیں کی لہذا رقم الحروف اس خیال کی مناسبت سے جو اسی عبارت میں پیش کیا گیا ہے۔ اقبال کے اس شعر میں بھی تلاش کرتا ہے۔

یہ کائنات ابھی نا تمام ہے شاید  
کہ آ رہی ہے دم صدائے کن فیکون

تیسرے خطبے کے حوالہ نمبر 24 میں علامہ اقبال نے مولانا رومی کے اس شعر کا حوالہ دیا ہے

پیکر از ما ہست شد ، ما ازو  
باں از ما مست شد ، نے ما ازو

ترجمہ: "جسم کا وجود مجھ سے ہے، میرا وجود اس سے نہیں"

اس شعر کا حوالہ دے کر اقبال کہتے ہیں کہ رومی، غزالی کی نسبت روح اسلام سے زیادہ قریب ہے  
اسی عبارت کے حواشی میں سعید شیخ نے مولانا رومی کی مثنوی کے انگریزی ایڈیشن از نکلسن میں درج ذیل کو شامل کیا ہے

بادہ از ما مست ، نے ما ازو  
قالب از ما هست شد ، نے ما ازو

اس کا انگریزی ترجمہ بھی درج کیا ہے:

Wine become intoxicated with us , not we with it ;

The body came into being from us , not we from it .(12)

سعید شیخ نے یہاں اقبال کے درج کیے گئے شعر نکلسن کے مرتب کردہ آڈیشن میں موجود مولانا رومی کے اس شعر کا فرق بیان کیا ہے اس طرح ان کی عبارت میں موجود الفاظ کے اختلاف کی نشاندہی ہوتی ہے جو کہ مرتب کے فرائض میں شامل ہے۔ اس خطبے کے حوالہ نمبر 37 میں سعید شیخ نے فخر الدین رازی کی کتاب "مباحث المشرقیہ" کی وہ عربی عبارت درج کر دی ہے جس کا انگریزی ترجمہ علامہ نے اپنے اس خطبے میں شامل کیا ہے۔ 13۔  
چوتھے خطبے کے حوالہ نمبر 4 میں قادیانیت عورت اقبال کے نزدیک اسلام سے پہلے سے موجود فارسیت کا جدید احیاء ہے۔ حوالہ نمبر آٹھ میں سعید شیخ کے مطابق اقبال نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ جدید نفسیات نے ابھی تک مذہبی زندگی کے کناروں کو بھی نہیں چھوا اور مذہبی تجربے کو تو یہ بھی بالکل نہیں جانتی اور اس کے خیال کا بیان ہمیں ان کے ساتویں خطبے کے صفحہ نمبر ہر 152 پر ملتا ہے۔ اسی خطبے میں حوالہ نمبر 14 کے تحت مرتب نے یہ نشاندہی کی ہے کہ اس سے گزشتہ ایڈیشنوں میں لفظ "میوہل" "مس پرنٹ تھا اور اس ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ حوالہ نمبر 23 میں مرتب ذراہت کرتا ہے کہ اقبال نے کہا ہے کہ اس کا "فوق البشر" کا نظریہ نطشے کے فوق البشر، کے نظریے سے اخذ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ نظریہ صوفیوں کے انسان کامل سے لیا ہے اور پھر اقبال کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔

"long before I had I wrote on the sofi doctrine of perfect Man more than twenty year"

-----read or heard anything of Nietzsche(14)

ترجمہ: میں نے بیس سال پہلے صوفیانہ تصور انسان کامل پر لکھا جب میں نے نطشے کے بارے میں کچھ بھی نہ سنا تھا اور نہ ہی پڑھا تھا  
پانچواں خطبہ علامہ نے "The spirit of Muslim culture" کہ عنوان سے لکھا ہے اس کا آغاز انہوں نے اس صوفیانہ قول سے نقل کیا ہے۔

Muhammad(PBUH) of Arabia ascended the highest heaven""and  
returned. I swear by God God that if I had reached that point, I  
should never have returned(15)

اقبال یہ اقتباس درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ یہ الفاظ عبد القدوس گنگوہی کے ہیں۔ سید نذیر نیازی جب خطبات کو اردو میں ترجمہ کر رہے تھے تو انہوں نے حواشی میں لکھا ہے کہ اصل اقتباس کی نظیر نہیں مل سکیں لہذا فارسی اقتباس کا ترجمہ قیاس ہے۔ (16)  
سعید شیخ نے بھی اس کے اصل متن تک رسائی حاصل کرنے کی بجائے وہی فارسی اقتباس حواشی میں درج کر دیا ہے اور اس عبد القدوس گنگوہی کی کتاب اور محمد صادق کے ہاں ملتا ہے۔ (17)۔

خطبات کے جتنے بھی تراجم ہوئے ہیں۔ ان میں اور خطبات کی جتنی بھی توضیحات سامنے آئی ہیں، ان میں کسی کی بھی رسائی اس اقتباس کے اصل متن تک نہیں ہو سکی البتہ اعجاز الحق قدوسی نے عبدالقدوس گنگوہی پر جو کتاب لکھی ہے اس میں یہ بتایا ہے کہ یہ قول گنگوہی کا نہیں ہے بلکہ کسی اور صوفی کا ہے۔ اگر سعید شیخ اس اقتباس کا مستند حوالہ تلاش کر لیتے مجھے تو ان کا یہ تحقیقی کام اور بھی مثالی ہو جاتا۔ اسی خطبے کے تیسرے حوالے میں اقبال کہتے ہیں کہ وحی، زندگی کی عالمگیر خصوصیت ہے۔ اس پر سعید شیخ لکھتے ہیں کہ وحی متلو صرف انبیاء کے لئے ہے۔ اور عام وحی ہیں اور وحی پر بھی نازل، اس سے اگلے اقتباس میں اقبال کہتے ہیں کہ اسلام میں نبوت کی تکمیل ہو گئی ہے اس پر سعید شیخ اس آیت کا ترجمہ نقل کرتے ہیں جس میں دین کی تکمیل کا ذکر ہے۔ 18 اگر وہ اس آیت کے اصل متن کو نقل کر دیتے تو زیادہ مؤثر انداز سے وضاحت ہو سکتی تھی۔ اس خطبہ میں اقبال لکھتے ہیں کہ سینگلز کا کہنا ہے کہ فعل کار یا ضیاتی خیال صرف مغرب کے پاس ہے لیکن اقبال اس قول کو رد کرتے ہیں اور سعید شیخ اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ اس سٹو کی جامد کائنات کے مقابلے میں، اسلام ایک ترقی پذیر کائنات کا نظریہ دیتا ہے، پس اقبال کے خیال میں قرآن پاک کا نظریہ، کلاسیکیت کے خلاف پروفیسر الیکزینڈر نے کہا ہے کہ زمان مکان کا دماغ ہے، سعید شیخ اس کی مزید وضاحت کرتے ہیں کہ اقبال کے ہم عصروں میں الیکزینڈر واحد فلسفی ہے جس نے زمان و مکان پر برابر زور دی ہے اور یہ نظریہ فلسفے میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ (20)

انسانی زندگی اپنی ابتدا کے لحاظ سے روحانی ہے۔ اس پر سعید شیخ چھٹے خطبے کے حوالہ نمبر ایک میں بتاتے ہیں کہ قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان میں اپنی روح پھونکی ہے۔ اقبال توحید کو بطور عالمی اتحاد کی بنیاد پیش کرتے ہیں ہیں سعید شیخ حوالہ نمبر 5 میں اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ اس اتحاد کی بنیاد ہے۔ (21)

ان تمام حواشی و حوالہ اور اقتباسات کے مطالعہ سے جو نتائج اخذ ہوئے ہیں ان میں سے پتہ چلتا ہے کہ مرتب نے تدوین کے اصولوں کو مد نظر رکھا ہے اور اس کی حتی الامکان یہ کوشش ہے کہ متن کی تفہیم کو آسان بنانے کے لیے غلط چھپے ہوئے الفاظ، اسماء و اعلام اور فارسی اشعار کی تصحیح بھی کی جائے۔ اس ضمن میں انہوں نے دو ایسے الفاظ "میوچل اور ویٹ" متن میں شامل کیے ہیں جو گزشتہ ایڈیشنوں میں مس پر نٹ تھے۔ تیسرے خطبے میں علامہ نے مولانا رومی کے جس فارسی شعر کو نقل کیا ہے۔ سعید شیخ نے اس خطبہ کے حواشی نمبر 24 میں اس شعر کے اختلاف متن کی نشاندہی پروفیسر نکلسن کے مرتبہ ایڈیشن میں درج شعر سے کی ہے۔

تدوین کا یہ اصول ہے کہ مصنف کے کسی بیان کی تصحیح کرنا۔ اور اقتباس کے اصل مصنف اور ماخذ کی نشاندہی کرنا۔ یہاں سعید شیخ کی یہ کوشش تدوین کے اصول پر پورا اترتی ہے۔ انہوں نے تعلیقات میں متن کے مختلف ماخذ اور اختلافی قراءتوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔ انہوں نے ایک ذمہ دار مدون کی حیثیت سے خطبات اقبال میں شامل اقتباسات کے حوالہ جات تلاش کیے ہیں۔ انہوں نے دیباچے میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے سعید حلیم پاشا، ہورٹن، ہر گروچی اور فان کریمر کے صرف چار حوالوں کے علاوہ علامہ کے حوالے دئے گئے سارے پیرا گراف ڈھونڈ لیے ہیں۔ لیکن سعید شیخ نے پانچویں خطبے کے آغاز میں درج صوفیانہ قول، جسے اقبال نے عبدالقدوس گنگوہی کے نام منسوب کیا ہے اس کے اصل ماخذ کو تلاش نہیں کیا بلکہ انہوں نے بھی دوسرے مرتبین کی طرح اسے عبدالقدوس گنگوہی کا ہی سمجھا ہے جب کہ اعجاز الحق قدوسی نے عبدالقدوس گنگوہی پر تحقیق کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ ان کا قول نہیں ہے۔

عبارت میں میں رموز او قاف کی بڑی اہمیت ہوتی ہے اس کے بغیر عبارت مبہم ہو جاتی ہے اور بہت سے الفاظ کا تلفظ بگڑ جاتا ہے۔ خصوصاً انگریزی زبان میں اس کا خاص خیال رکھا جاتا ہے سعید شیخ نے بھی اقبال کے انگریزی خطبات مرتب کرتے ہوئے اکثر الفاظ کے تلفظ کو درست ادا کرنے کے لئے جملوں اور فقروں کے

درمیان رموز او قاف کا اہتمام کیا ہے مثلاً:

Balighah-Hujjat Al -Quddus, Ash'arite ,Qur'an, Gangohi, Al-Abdal

بہر حال سعید شیخ نے قرآنی آیات اور دیگر اقوال کی تخریج بھی کی ہے۔ جو کہ تدوین متن کا ایک اہم جزو ہے۔ متن میں اگر اقبال نے دوسری زبانوں کے مواد کا انگریزی ترجمہ پیش کیا ہے تو نوٹ میں مرتب نے اصل زبان کے الفاظ درج کر دیے ہیں۔ مرتب نے متن سے متعلق ضروری تبصروں اور وضاحتوں پر ہی اکتفا کیا ہے اور تعلیقات میں علامہ کی سوچ کی تصریح کے علاوہ دیگر مفکرین اور سائنسدانوں کی آراء اور قرآنی آیات کو بھی اس میں جگہ دی ہے۔ جس سے قاری پورے خیال

یاموضوع کو بھرپور جامعیت سے اپنی فکری گرفت میں لے لیتا ہے۔ اس کے علاوہ مرتب نے تقابلی حوالوں، کتابیات، قرآنی اشاریہ اور فن اشاریہ کا اہتمام بھی کیا ہے۔ اشاریہ سازی بھی تدوین متن کا اہم جزو ہے۔ یہ ایک تکنیکی عمل ہے جس کتاب میں موجود تمام اطلاعات قاری کو مکمل طور پر فراہم کی جاتی ہیں۔ سعید شیخ نے بھی کتاب کے آخر میں متن میں مذکورہ قرآنی الفاظ کو قرآنی اشاریہ کے باب میں درج کیا ہے۔ جب کہ مذکورہ اشخاص، مقامات، کتب اور اداروں وغیرہ کی بجائی ترتیب مع صفحہ نمبر اشاریہ میں شامل کی ہے۔ تدوین کے یہی وہ اصول ہیں جن کی وجہ سے سعید شیخ کا مرتبہ "The Reconstruction of Religious Thoughts in Islam" کا محشی ایڈیشن تدوین کی روایت میں ایک معیاری اور مثالی نسخے کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اب اگر کوئی خطبات اقبال کے سلسلے میں کام کرنا چاہتا ہے تو وہ اس نسخہ کو سامنے رکھے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔

#### حوالہ جات

- 1- سبح اللہ قریشی، مضمون: "خطبات اقبال کا پس منظر"، مشمولہ یونس جاوید (مرتبہ)، "صحیفہ اقبال"، لاہور: بزم اقبال، 1986، ص: 373
- 2- ایضاً، ص: 374
- 3- ایضاً، ص: 375
- 4- (موجودہ نام چنائی (Chennai) ریاست تامل ناڈو)
- 5- Allama Muhammad Iqbal , The Reconstruction of Religious Thoughts in Islam Edited-5 institute of Islamic culture, 1986, p .158 :and annotated by :M.Saeed sheikh Lahore
- 6- ایضاً، ص: 159
- 7- ایضاً، ص: 160
- 8- ایضاً، ص: 161
- 9- ایضاً، ص: 164
- 10- ایضاً، ص: 165
- 11- ایضاً، ص: 167
- 12- ایضاً، ص: 169
- 13- ایضاً، ص: 174
- 14- ایضاً، ص: 175
- 15- نذیر نیازی، سید (مترجم)، "تفکیک جدید الہیات اسلامیہ" لاہور: بزم اقبال، 2000ء، ص: 190
- 16- Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thoughts in Islam", Edited by :M.Saeed sheikh , p.178
- 17- ایضاً، ص: 184
- 18- ایضاً، ص: 185، 186
- 19- ایضاً، ص: 188، 189
- 20- ایضاً، ص: 190، 191
- 21- ایضاً، ص: 201، 203